السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسی جگہ جو مدرسہ کےلئے وقف ہو، کیا اس کی عمارت میں بچوں کی تعلیم کے علاوہ نمازِ پنجگانہ خصوصاً نماز جمعہ و عیدین کا ادا کرنا جائز ہے ؟ جبکہ اس میں مسجد کی خاص علامات مثلاً مینار، منبر اور محراب وغیرہ بھی نہیںہیں۔ (محمد فیاض کھوکھر، سیالکوٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اقامت ِجمعہ کےلئے مسجد کا وجود شرط نہیں۔ چنانچہ فقیہ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

'ولایشترط لصحة الجمعة إقامتها فی البنیان ویجوز اقامتها فیما قاربه من الصحراء وبها قال ابوحنیفة'

''یعنی ''اقامت ِجمعہ کےلئے عمارت کا ہونا شرط نہیں۔ اس کے قریب میدان میں بھی جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ مصعب بن عمیرؓ نے انصار کو جمعہ نقیع خضمات میں واقع ایک وادی ھزم النبیت میں پڑھایا تھا اور اس لئے بھی کہ عید پڑھنے کا مقام جنگل ہے۔ جمعہ بھی چونکہ ایک طرح کی عید ہے، لہٰذا اسے بھی جنگل میں ادا (کیا جاسکتا ہے۔ (تفصیل کیلئے: المغنی: ۲۰۹/۳

جب جمعہ کی ادائیگی کےلئے مسجد کا وجود شرط نہیں تو کسی بھی دوسرے مقام پر جمعہ پڑھا جاسکتا ہے، خواہ وہ مدرسہ کی عمارت ہو یا کوئی دوسری جگہ۔ اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول: جمعوا حیثما کنتم ''جہاں کہیں بھی تم ہو جمعہ پڑھ لو۔'' بھی اسی بات کا موید ہے۔

اور عید اصلاً باہر پڑھنی چاہیئے بامر مجبوری یہاں پڑھنے کا بھی جواز ہے اور مینار و محراب کی قیود بلا فائدہ ہیں، تاہم منبر کا وجود جمعہ میں حتیٰ المقدور سنت ہے، جبکہ عید کا خطبہ بلا منبر ہونا چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰة : صفحہ :273

محدث فتویٰ